بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

انتخابی ارشادات

انتخابات سے قبل مولانا عبدالحق مدظلہ کے ارشادات

جیسا کہ قارئین کو ذرائع ابلاغ سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ قومی اسمبلی کے لئے بہت بڑی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو چکے ہیں اسی طرح مدیر الحق مولانا سمیع الحق سینٹ (ایوان بالا) کے انتخابات میں صوبہ سرحد سے بلامقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ مدیر الحق کی مصروفیات کی وجہ سے نقش آغاز میں انتخابات سے قبل مولانا مدظلہ کے دو مواقع پر ارشادات پیش کئے جا رہے ہیں۔ پہلی تقریر ۱۵ فروری ۱۹۸۵ء کو نوشہرہ کلاں اور دوسری دارالعلوم میں کی گئی۔ (ادارۂ الحق)

میرے ان دوستوں نے جو اشعار کہے ہیں یہ ان کا حسن ظن ہے اور آپ سب کی شرافت ہے میں ایک عاصی
بالکل بلامبالغہ عرض کرتا ہوں کہ میری کوئی پوزیشن نہیں۔ یہ دین کی قدر آپ کو ملحوظ ہے کہ آپ مہربانی کرتے ہیں
سب کچھ دین کے نقطۂ نظر سے ہے۔ میری حیثیت تو ظاہر ہے کہ ایک مسجد کا امام ہوں آج کل امام کی کیا پوزیشن
ہے اور کیا حیثیت ہے۔ دنیوی پوزیشن یا دوسرے امور ان سب کا نہ میں مستحق ہوں اور نہ میرے پاس ہیں
پھر بھی مجھ گناہ گار کا آپ نے اس قدر استقبال فرمایا علماء اور رفقاء اور مخلصین جنہوں نے اب اس مہم
شب و روز ایک کر دیا ہے گھر گھر پھرتے ہیں یہ میری خاطر نہیں بلکہ دین کی خاطر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ میں
کیا ہوں میری تو کوئی پوزیشن نہیں ہے۔ نہ فوج ہے نہ طاقت نہ جوانی ہے نہ سرمایہ ہے اور بوڑھا ہوں او
واقعہ بھی یہ ہے بڑھاپے کا عیب میرے اندر موجود ہے۔ کمزور ہوں
یہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں یہ سب دین کی عزت ہے۔ جو آپ کے قلوب میں ہے۔ ان شاء اللہ ثم ان شاء
آپ کی یہ حوصلہ افزائی جو مجھ ناچیز کی آپ کر رہے ہیں اگر خدا کو منظور ہوا تو میں کہہ سکوں گا کہ میرے پیچھے
ساری قوم ہے تحصیل نوشہرہ کے غیور مسلمانوں کی آواز ہے۔
میں عرض کر دوں آپ کے سامنے مولانا عبدالقیوم نے مختصر تین چار باتیں سابقہ قومی اسمبلی سے متعلق
بیان کر دی ہیں یہ سب جو کچھ ہوا ہے اس کا ثواب اور اجر آپ کا ہے۔
دیکھو ہارون الرشید مشہور بادشاہ گذرے ہیں ان کی بیوی ہے زبیدہ، اس نے طائف سے مکہ
نہر کھودی ہے جس میں مزدلفہ اور منیٰ وغیرہ اور اطراف سے لوگ پانی حاصل کرتے ہیں۔
اس کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا ہے، زبیدہ
کہا کہ اللہ نے مہربانی کی اور اس نے میری مغفرت کر دی۔ وجہ پوچھی تو کہا کہ نہر کی وجہ سے نہیں۔ نہر کی کھد
تو قوم کا پیسہ تھا جو بیت المال اور قوم کے چندہ سے صرف ہوا اس کا اجر و ثواب تو سارا ان لوگوں کے
اعمال میں درج ہو گیا ہے۔ جن کا مال اس میں لگا ہے اور معاونت کی ہے تو یہاں بھی اگر شریعت کے ایک

کو بھی قانونی تحفظ حاصل ہو جائے تو اس کا پورا اجر و ثواب آپ کے تحصیل نوشہرہ کے مسلمانوں کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

دیکھو بھائیو! ہم اسو سال سے یہ دین محفوظ ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں وہ صرف ہماری نیتیں دیکھتے ہیں۔

دیکھو! چودہ سو سال سے دین محفوظ ہے۔ قرآن محفوظ ہے حدیث کا ایک ٹکڑا ضائع نہیں ہوا۔ ایک زمانہ میں جب حفاظ قرآن کی تعداد کا حساب لگایا گیا تو چودہ لاکھ تھی۔ خدا جانے اب کتنی ہوگی۔

خود میرے سامنے جب یہ مسئلہ پیش ہوا تو میں نے بہت اعذار کئے لیکن پھر سوچا کہ یہ اللہ کو منظور ہے کہ اکبر پورہ سے لے کر نظام پور تک پھر سے لوگوں میں بیداری ہو، اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوں اور دین کی بلندی کے لئے حرکت پیدا ہو۔

میں دیوبند میں تھا کہ اخبار میں پڑھا کہ کفار نے ایٹم بم بنالیا ہے جس سے ایک دنیا تباہ ہو جاتی ہے میں دل میں سوچ رہا تھا کہ اس کے مقابلہ میں کون آسکے گا۔ اسی روز حدیث میں دیکھا کہ قیامت سے قبل ایک وقت آنے والا ہے کہ مسلمان قسطنطنیہ کا محاصرہ کریں گا اور مسلمانوں کے پاس اسلحہ نہ ہوگا سوچیں گے کہ اس قلعہ کو کس طرح گرائیں اور فتح کریں تو بس "اللہ اکبر" کا نعرہ لگائیں گے تو دیواریں گر جائیں گی۔ تو میرے دل میں یقین آگیا کہ کفار سینکڑوں ایٹم بم بنالیں ہمارے پاس کوئی اسلحہ موجود نہ ہو صرف اخلاص سے اللہ اکبر کا جب نعرہ لگائیں گے تو نہ روس ہوگا نہ امریکہ نہ جاپان رہے گا نہ کفار کی شان و شوکت۔

اب بھی اسلام کی کرامتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ افغان مجاہدین کے پاس نہ تو اسلحہ ہے نہ جہاز ہیں اور نہ بم ہیں حتیٰ کہ فاقے پہ فاقے برداشت کر رہے ہیں۔ مگر پھر بھی سردی گرمی میں سخت حالات میں وہ روس جیسی زبردست طاقت کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ افغانستان اور پاکستان کے لئے ایک مضبوط قلعہ بن چکے ہیں۔ اگر افغان مجاہدین نہ ہوتے تو نہ پاکستان ہوتا اور نہ مساجد و مدارس ہوتے مگر ان کے ساتھ اللہ کی امداد شامل حال ہے وہی بچانے والا اور حفاظت کرنے والا ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ

میں جب اس مسئلہ کے لئے کھڑا ہوا تو اس کی وجہ ہے مجھے یاد ہے کہ جب ہم دارالعلوم دیوبند میں تھے، ہمارے استاد مولانا عبدالسمیع صاحب قدرے بیمار ہوئے اور استعفیٰ پیش کر دیا۔ تو حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا:-

عبدالسمیع! کیا تم اس چیز کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری ہو تو تمہاری بغل میں مشکوٰۃ ہو، اللہ تعالیٰ پوچھے کہ عبدالسمیع تم نے دین کی خدمت کی ہے تو آپ یہ پیش کردیں کہ :-

اللہ ! دین کی خدمت کرتے اور مشکوٰۃ پڑھاتے پڑھاتے اپنی جان آپ کے سپرد کر دی۔
مجھے استاد محترم کا سبق یاد آیا جب ہم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے دین کی کیا خدمت کی ہے تو ہم یہ عذر نہیں پیش کر سکتے کہ بوڑھے تھے، کمزور تھے یا ضعیف تھے۔ اللہ پاک فرمائے گا۔
کہ جب عذر تھا اور کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھی جا سکتی تھی تو بیٹھ کر پڑھتے اگر یہ مشکل تھا تو لیٹ کر پڑھتے اور اگر یہ بھی مشکل تھا تو اشارہ سے پڑھتے، معاف نہیں، ہمارے حکم کی تعمیل ضروری ہے۔
دین کی حفاظت تو اللہ نے خود کر دی ہے ـــــ مگر اللہ کو یہ منظور ہے کہ تحصیل نوشہرہ کے مسلمانوں کے دلوں میں جو جذبات اور دین الٰہی کی محبت موجزن ہے اور دینی خدمات دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں جو موجود ہیں یہ سب پھر سے موج میں آجائیں، آج جو تحصیل نوشہرہ پھر سے نعرۂ تکبیر سے فضا گونج اٹھی ہے یہ سب اللہ کی رحمتیں ہیں۔ دراصل اللہ تعالیٰ امتحان لینا چاہتے ہیں۔ ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔
کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا تو ملائکہ حاضر ہوئے، جبرئیل حاضر ہوا اور عرض کی، میں انگلی کے اشارہ سے دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہوں اس موقعہ پر آپ کے اشارہ سے بر خدمت کے لئے تیار رہوں۔ حضرت ابراہیم ع نے فرمایا اما انت فلا۔ آپ سے مدد نہیں لیتا۔ اللہ تعالیٰ خود دیکھ رہے ہیں۔ جبرائیل نے عرض کی، اللہ سے سوال کیجئے تو فرمانے لگے انہ بحالی حسبی من سوالی۔ یہ موقعہ امتحان کا تھا۔
میں کبھی کبھی طلبہ سے عرض کرتا ہوں جب طلبہ پڑھتے ہیں تو استاد سے سوال پوچھتے ہیں لیکن جب امتحان کا وقت ہوتا ہے تو پوچھنا جرم ہوتا ہے۔
یہ حضرت ابراہیم ع کی قربانی کو اللہ نے ہمارے لئے نمونہ بنایا ہے کہ زندگی میں امتحان کے وقت بھی آتے ہیں۔ امتحان کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔
اس وقت دو پرندے تھے جو حضرت ابراہیم ع کے آگ میں ڈالے جانے والے منظر کو دیکھ رہے تھے۔ چڑیا، دریا سے چونچ میں پانی لا کر دور سے آگ پر ڈالنے کی کوشش کرتی تھی۔ ظاہر ہے کہ ایک قطرہ پانی سے اس پر کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوتا، مگر اس نے اپنا اخلاص دکھایا، مگر چھپکلی سوراخ سے منہ نکال کر مزید پھونکنے لگی تاکہ تیز ہو جائے اس طرح اس نے اپنی طبیعت خبیثہ کو ظاہر کیا۔
اللہ کی نگاہ میں تو کوئی چیز چھپی نہیں ہے مگر پھر امتحان میں ڈال کر دنیا کی نگاہ میں اللہ پاک یہ ظاہر کرانا چاہتے ہیں کہ فلاں فلاں لوگ چڑیا کی چال چلتے ہیں اور فلاں فلاں چھپکلی کی۔
میرے محترم دوستو! اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے میں بوڑھا بھی ہوں خدا جانے کب موت آتی ہے لیکن اس بات کا جواب میرے پاس نہ تھا جب اللہ پوچھے کہ تم نے دین کی کیا خدمت کی تو میرے پاس یہ عذر نہ تھا کہ

چارپائی پر پڑا بیمار تھا یا بوڑھا ہوں اس لئے فیصلہ کر لیا کہ جب اللہ پوچھے گا کیا لائے ہو تو مولانا عبدالسمیع صاحب والی بات عرض کر دوں گا۔

حکمران جو کہتے ہیں کہ ہم کامل مکمل اسلام نافذ کریں گے۔ خدا توفیق دے کہ نافذ کر دیں اور اگر نافذ کرنے میں پس و پیش کریں گے تو ہم اور آپ سب ان کے گریبان میں ہاتھ ڈالیں گے کہ جب تم نے اسلام کے نام پر ووٹ لیا ہے تو اب اس کے نفاذ میں سستی اور لیت و لعل کیوں ہے۔

دنیوی مفادات کی تحصیل نہ پہلے غرض تھی نہ اب ہے۔ اور الحمد للہ کہ نہ طبعاً یہ چیز پسند ہے۔ دوم تب آپ نے پہلے بھی مجھ پر اعتماد کیا تھا میرا سارا ریکارڈ آپ کے سامنے ہے کہ ہم نے دنیوی مفادات ٹھکرا دئے اور ہمیشہ دین کے لئے کام کیا ہے۔ بنیادیں رکھ دی گئی ہیں اب اسلام کی بلڈنگ تیار کرنی ہے۔ اگر اس میں بھی حکومت سستی کرے تو میں نے عرض کر دیا۔

بڑے بڑے طاقت ور حکمران آئے دین کی خدمت کی تو زندہ رہے اور زندہ ہو گئے۔ عالمگیر آیا ہارون الرشید آیا اپنے اچھے کارناموں سے آج تک زندہ ہیں۔ جنہوں نے قوم کی خدمت نہیں کی اسلام کے قانون کو ترجیح نہیں دی۔ ایسوں کی صبح شام کرسیاں بدلتی رہتی ہیں صبح حکومت ہے تو شام کو ہتھکڑی ہے۔ ان تنصر اللہ ینصرکم۔ خدا کے دین کی نصرت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ینصرکم۔

خداتعالیٰ تمہاری امداد دنیا، قبر اور آخرت میں کرے گا۔ اور جس نے دین کو ہاتھ میں پکڑ کر اس سے کھیلتا رہا اور تمسخر کرتا رہا تو وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوگا اور آخرت میں بھی۔

یہ تحصیل نوشہرہ کے مسلمان بھر سے جو مہربانیاں کر رہے ہیں اور آج تحصیل اللہ کے دین کی نصرت کے لئے جو حرکت پیدا ہو گئی ہے خداتعالیٰ سب کو اس کا عظیم بدلہ دے اور دنیا و آخرت میں سرخروئی سے نوازے۔ آمین

۲۵ فروری ۸۵ء رات کو دس بجے کامیابی پر جمع ہونے والے ہجوم سے خطاب

ولان شکرتم لازیدنکم وان کفرتم ان عذابی لشدید

میرے محترم بزرگو! ابھی ابھی کہ پولنگ سٹیشنوں پر گنتی بھی مکمل نہ ہوئی ہوگی۔ باہر سے کثرت سے مہمان آئے ہیں اکوڑہ کے گرد و نواح اور تحصیل نوشہرہ کے دور دراز دیہاتوں سے آپ تشریف لائے ہیں خداتعالیٰ اس کو دین کی بالادستی کا ذریعہ بنا دے۔ اور یہ خوشحالی اور مسرت جس کا آپ اظہار کر رہے ہیں دین کے لئے ہے اور اسلام کے لئے ہے۔ حقیقتہً مسرتیں تب ہوں گی جب اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ ہوگا اور اسلام کا جھنڈا بلند ہوگا ۔۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قدر محبت جو آپ مجھ عاجز گناہ گار اور مسکین کے ساتھ کرتے ہیں یہ برکت کس کی ہے؟

میری اپنی تو کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں خود کو خوب جانتا ہوں۔ من آنم کہ من دانم۔

یہ صرف آپ دین اور علم کی عزت کرتے ہیں یہ آپ کی علم نوازی اور دین دوستی ہے جو الحمدللہ الحمدللہ آپ کے اندر بدرجہ اتم موجود ہے۔ اب میں عرض کرتا ہوں کہ آپ نے میرے سر پر ایک تاج رکھ دیا ہے اعتماد کا۔ مقصد یہ ہے کہ ایوانِ حکومت جہاں ملک کے منتخب لوگ موجود ہوتے ہیں حق کی آواز بلند کی جائے، حق کا اظہار کیا جائے اور حق ان تک پہنچایا جائے۔ قرآن، حدیث اور فقہ کی روشنی میں ملکی مسائل حل کئے جائیں۔ ہم بے بس اور ناتوان ہیں مگر اتنا تو کر سکتے ہیں جو ایک ناتوان چڑیا نے کیا۔ کہ ایک لق و دق صحرا میں ایک درخت پر اس نے گھونسلا بنایا اور اس میں انڈے دیئے کہ ایک ہاتھی آیا اور اسی درخت کے تنے سے جسم رگڑنے لگا جس سے درخت لرز اٹھا۔ اب چڑیا پریشان ہے کہ گھونسلا گر جائے گا اور سب کچھ اجڑ جائے گا بے بس تھی۔ آخر سوچا کہ اس کے کانوں میں کیوں نہ گھس جاؤں اور اسے پریشان کروں۔ چڑیا کانوں میں گھس گئی اور اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتی رہی۔ ہاتھی بالآخر پریشان ہو کر درخت سے جدا ہو کر دوڑ پڑا کہ یہ ایٹم بم کہاں سے آ گیا۔ اس طرح درخت گرنے سے بچ گیا اور چڑیا کا گھونسلا بھی تباہی سے محفوظ رہا۔ یہی صورت ہمارے دین اور اسلام کے درخت کی ہے کہ زمانہ ہاتھی کی طرح اسے جڑ سے اکھاڑنا چاہتا ہے دنیا نہیں چاہتی کہ یہ سالم رہے تو ایک چڑیا کی طرح ایوان میں جا کر چیخنا اور چلانا تو کر سکتے ہیں جس سے انشاء اللہ اسلام کا درخت گرنے سے بچ سکتا ہے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ یہ میرے لئے تب واقعتہً باعث مسرت ہوگی کہ ہم ایوان میں حق کی آواز بلند کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اس کے اجراء و نفاذ کی کوشش کریں۔ مجھے حقیقی خوشی تب ہوگی اور تب یہ کہہ سکوں گا کہ میں آپ کے اعتماد کو بحال رکھ سکا۔

آپ کی دعا شاملِ حال ہو اور خدا تعالیٰ مجھ میں اہلیت بھی پیدا کر دے اور صلاحیت بھی اور حق کی آواز بلند کرنے کی طاقت اور ہمت بھی دے دے اور الحمدللہ ثم الحمدللہ یہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے جو مجھ عاجز مسکین اور گناہ گار پر اعتماد کیا ہے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اگر میں زندہ رہا اور جب تک زندگی کا سانس باقی رہا تب تک اظہارِ حق میں اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بھی ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کروں گا ہمارے سامنے صحابہؓ کا نمونہ موجود ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جان نثار صحابی تھے فرمایا کرتے تھے کہ میری گردن پر تلوار رکھ دی جائے اور مجھے ذبح کیا جانے لگے ایسی حالت میں اگر میں سمجھ گیا کہ حق کی بات قوم تک پہنچانا ضروری ہے۔ ایک اور حدیث بھی کہہ سکوں سنا سکوں تو میں ایسے عالم میں بھی جان کی پروا کئے بغیر حق بات قوم تک پہنچا دوں گا اس وقت میں یہ نہ دیکھوں گا کہ دشمن میرے سر کو تن سے جدا کر رہا ہے وہ اپنا عمل کرتا رہے، ایک منٹ تو اس کا بھی اس میں صرف ہوگا اتنے میں کلمۂ حق

کہہ ڈالوں گا۔

تو انشاءاللہ، انشاءاللہ، آپ نے مجھ پر بھی جو اعتماد کیا ہے خدا مجھے اس کا اہل بنا دے۔ آپ کے سامنے میں یہ اقرار و اعتراف کرتا ہوں کہ اگر حق کے اظہار کا موقعہ ہوا در زندگی کے آخری لمحات ہوں تو میں اپنی طاقت اور مقدور بھر اس وقت بھی حق ظاہر کرکے رہوں گا۔

محترم بزرگو! مسلمانوں بالخصوص تحصیل نوشہرہ کے جوان، بوڑھوں، بزرگوں، مردوں، عورتوں اور بچوں نے اس انتخابی مہم میں جس ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کیا ہے خدا تعالیٰ اس کو رائیگاں نہیں کرے گا۔

آپ کی یہ کوشش اور جدوجہد اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ مجھ عاجز کی آپ نے حوصلہ افزائی کی، یہ حقیقت میں آپ نے میرے سر پر تاج رکھ دیا ہے اب آپ میرے لئے دعا کریں کہ دینی خدمت کے اس تاج عظیم کی ذمہ داریاں بھی نبھا سکوں۔ اور اس کے حقوق ادا کرسکوں۔

میں اول اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے گنہ گار اور مجھ جیسے کم علم انسان کو پھر خدمت کا یہ موقع بخشا۔ چونکہ موقعہ اور یہ عزت آپ کی برکت آپ کے ووٹ اور آپ کی جدوجہد اور کوشش کے ذریعہ سے بخشا گیا ہے انشاءاللہ ثم انشاءاللہ اگر میں واقعتہً وہ ذمہ داریاں بجالایا اور خدمت کی اور ایوان میں اظہار حق میں کامیاب ہوگیا تو اجر و ثواب کا جھنڈا اور آخرت کی سرخروئیاں آپ کے سر ہوں گی۔

اللہ پاک کا ارشاد ہے:-

ان شکرتم لازیدنکم — اگر تم نے شکریہ ادا کیا تو میں تم پر نعمت اور زیادہ کردوں گا

دیکھئے اس شہر میں، اکوڑہ میں، آپ سب نے اولاً ایک چھوٹا سا سکول بنایا جو آج تک بحمداللہ ۳۰، ۳۵ سال سے قرآن اور دین کی تعلیم و تربیت میں مصروف کار ہے۔ اس سکول سے ہم مسجد (قدیم دارالعلوم حقانیہ) کو منتقل ہوئے پھر اس مسجد سے اس عظیم دارالعلوم حقانیہ کو منتقل ہوئے جس میں آج آپ سب تشریف فرما ہیں پھر آپ کو معلوم ہے کہ اس جگہ بڑی بڑی کھڈیں تھیں، جنگل تھا، بنجر زمین تھی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جنت الفردوس عطا فرماوے جنہوں نے دارالعلوم کے لئے یہ زمینیں وقف فرمادیں اور جو زندہ ہیں ان کی عمر میں برکت دے اب وہ چھوٹا سا پانی کا قطرہ خدا کے فضل سے دریا کی شکل میں بہہ رہا ہے۔

آپ جانتے ہیں خصوصاً وہ حضرات جو ملک و بیرون ملک سفر پر رہتے ہیں۔ جب وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اکوڑہ خٹک کے باشندے ہیں یا تحصیل نوشہرہ سے ہمارا تعلق ہے یا دارالعلوم حقانیہ سے ہماری وابستگی ہے تو لوگ ان کا بے حد زیادہ اکرام کرتے ہیں اور پوچھا اور رہتے ہیں وجہ صرف دین ہے اور دینی علوم کی خدمت ہے۔ آپ حضرات نے دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں دینی علوم کی قدر اور خدمت کی ہے اللہ کی ذات سب سے زیادہ

غیرت مند ہے تو ایسے بندوں کی اللہ پاک خوب قدر کرتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں :-

اے بندو ! میں بھی تمہارے ساتھ ایسی مہربانیاں ، انعامات اور احسانات کروں گا جو نہ آنکھوں سے دیکھے گئے ہیں نہ کانوں سے سنے گئے ہیں۔ اور نہ کسی خیال میں آئے ہیں۔ یعنی جنت الفردوس۔

میرے بھائیو ! میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ آپ کو اور ہم کو دین کی خدمت کا موقع دیا ہے۔ اور دین کی خدمت کی سعی اور جدوجہد کا موقع دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے مواقع بھی انشاء اللہ عنایت فرمائے گا کہ ہم بطور اعلان یہ ظاہر کر سکیں گے کہ پاکستان میں مکمل دین نافذ ہے۔ زراعت، تجارت، حکومت، سلطنت، فوج اور اقتصادیات و معاشیات سب پر اسلام اور قرآن کے مطابق عمل ہوتا ہے۔ ہم دنیا کو بتا سکیں کہ یہ اسلام کا عدل ہے۔ حضرت عمرؓ کو اللہ پاک نے جلال دیا تھا۔ ایک روز قوم کا امتحان لینے کا فیصلہ کر لیا۔ ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر کے دوران فرمایا کہ اے قوم کے لوگو ! کہ میں آپ کی نگاہوں میں اس وقت کیا حیثیت رکھتا ہوں۔ سب نے کہا ، آپ خلیفہ راشد ہیں۔ آپ کی بہت بڑی شان ہے قیصر و کسریٰ اپنے محلات میں آپ سے لرزتے ہیں۔

قیصر اپنے بنگلہ میں حضرت عمرؓ کے خوف سے چالیس ہزار سپاہی رکھتا تھا۔ ادھر حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ سر کے نیچے کچی اینٹ رکھ کر سو جاتے تھے۔ قمیص پر بارہ بارہ پیوند لگے ہوتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے رعب اور ہیبت سے نوازا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ــــ میں ایک شدید ضرورت کی بناء پر ایک غیر شرعی طریقہ جاری کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اس کی تائید کریں گے یا نہیں ــــ مجمع کے آخر میں ایک بوڑھا کھڑا ہوا اور کہا امیر المومنین ! میری ایک گزارش ہے۔ تلوار نیام سے نکالی اور کہا اے امیر المومنین ! یاد رکھو ! اگر شریعت کے قوانین کی پابندی کروگے اسلامی احکام کے اجراء و نفاذ کی کوشش کریں گے تو ہم آپ کی فرمانبرداری کریں گے لیکن اگر خلاف شریعت کوئی قدم اٹھاؤ گے تو یاد رکھو میری تلوار ہوگی اور آپ کا سر ہوگا ــــ آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں ہماری مسجد میں جرمنی کے کچھ انٹرویو نگار[1] آئے تھے ان کا اعتراض تھا کہ مسلمانوں سے جب ایک شخص خلیفہ بن جائے تو اسے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ میں نے کہا حاشا و کلاّ ایسا نہیں۔ ہمارا یہ قانون ہے کہ اگر خلیفہ وقت بھی اس کے خلاف قدم اٹھائے تو رعایا کا ایک ادنیٰ آدمی تک تلوار سے اسے سدھارنے اور اس کی اصلاح کرنے کی جرأت رکھتا ہے ــــ میں نے ان لوگوں کو تفصیل سے حضرت عمرؓ کا واقعہ سنایا۔ جو ابھی آپ کو سنایا ہے۔ تو حضرت عمرؓ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ الحمد للہ ہماری قوم میں بہت زیادہ جرأت ایمانی ہے ــــ انشاء اللہ ثم انشاء اللہ حق کی تائید کی خاطر جب مجھ میں سانس ہے حق ظاہر کرتا رہوں گا۔ خدا نے ہمیں جو کامیابی اور فتح دی ہے اس میں ہم کسی کی توہین اور تذلیل نہیں کرتے اور نہ یہ ہونا چاہیئے۔ خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

[1] انتخابات کے دنوں میں جرمنی وغیرہ کے کچھ انٹرویو نگار انٹرویو لینے آئے تھے اور حضرت سے ان کی مسجد قدیم میں نماز مغرب سے قبل طویل انٹرویو لیا۔